آیاتہا ۷ ﴿ سورۃ الماعون مکیۃ ۱۰۷ ﴾ رکوعہا ۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یُکَذِّبُ بِالدِّیۡنِ ؕ﴿۱﴾ فَذٰلِکَ الَّذِیۡ یَدُعُّ الۡیَتِیۡمَ ۙ﴿۲﴾ وَ لَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الۡمِسۡکِیۡنِ ؕ﴿۳﴾ فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡنَ هُمۡ عَنۡ صَلَاتِهِمۡ سَاهُوۡنَ ۙ﴿۵﴾ الَّذِیۡنَ هُمۡ یُرَآءُوۡنَ ۙ﴿۶﴾ وَ یَمۡنَعُوۡنَ الۡمَاعُوۡنَ ﴿۷﴾

"کیا آپ نے دیکھا ہے اس کو جو جھٹلاتا ہے (روز) جزا کو۔ پس یہی وہ (بدبخت) ہے جو دھکے دے کر نکالتا ہے یتیم کو۔ اور نہ ہی برانگیختہ کرتا ہے (دوسروں کو) کہ غریب کو کھانا کھلائیں۔ پس خرابی ہے ایسے نمازیوں کے لیے۔ جو اپنی نماز (کی ادائیگی) سے غافل ہیں۔ وہ جو ریاکاری کرتے ہیں۔ اور (مانگے بھی) نہیں دیتے روز مرہ استعمال کی چیز"۔

ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ سورۃ اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یُکَذِّبُ مکہ مکرمہ میں نازل کی گئی۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یُکَذِّبُ بِالدِّیۡنِ میں جھٹلانے والے سے مراد کافر ہے۔

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ آیت میں بِالدِّیۡنِ سے مراد حساب ہے۔(1)

ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے بیان کیا ہے کہ مذکورہ آیت کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ کیا آپ نے دیکھا ہے اس کو جو اللہ تعالیٰ کے حکم کو جھٹلاتا ہے۔ اور فَذٰلِکَ الَّذِیۡ یَدُعُّ الۡیَتِیۡمَ کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرمایا: پس یہی وہ (بدبخت) ہے جو یتیم کو اس کے حق سے دھکیل دیتا ہے۔(2)

امام طستی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت نافع بن ازرق رحمہ اللہ نے ان سے کہا کہ مجھے ارشاد باری تعالیٰ فَذٰلِکَ الَّذِیۡ یَدُعُّ الۡیَتِیۡمَ کے بارے بتائیے۔ تو آپ نے فرمایا: اس کا معنی ہے وہ یتیم کو اس کے حق سے دور رکھتا ہے، پیچھے ہٹا دیتا ہے۔ تو حضرت نافع نے کہا: کیا عرب اس معنی کو پہچانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ کیا تو نے حضرت ابو طالب کو نہیں سنا، وہ کہتے ہیں:

یُقَسِّمُ حَقًّا لِلۡیَتِیۡمِ وَلَمۡ یَکُنۡ یَدُعُّ لِدٰی یَسَارِهِنَّ الۡاَصَاغِرُ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 377، دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً

marfat.com

Marfat.com

72A A52

امام سعید بن منصور نے حضرت محمد بن کعب سے بیان کیا ہے کہ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ کا معنی ہے: وہ اسے پیچھے ہٹا دیتا ہے۔

عبدالرزاق، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ مفہوم نقل کیا ہے کہ وہ یتیم کے ساتھ ظلم کرتا ہے۔(1)

امام ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے کہ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۙ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ منافقین ہیں جو لوگوں کے دکھاوے کے لیے اپنی نمازیں پڑھتے ہیں جب حاضر ہوں اور جب غائب ہوں تو انہیں ترک کر دیتے ہیں اور لوگوں سے بغض رکھتے ہوئے انہیں ادھار کوئی شے نہیں دیتے۔ اور یہی الماعون ہے۔(2)

ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہ اللہ نے الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ منافقین ہیں جو سرے سے نماز چھوڑ دیتے ہیں اور علانیہ نمازیں پڑھتے ہیں (یعنی ریاکاری کرتے ہیں)(3)

فریابی، ابن جریر اور ابن منذر نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ مذکورہ آیت میں مراد منافقین ہیں۔(4)

امام فریابی، سعید بن منصور، ابو یعلی، ابن جریر، ابن منذر، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت مصعب بن سعد سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے باپ سے کہا: کیا آپ نے دیکھا ہے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ہم میں سے کون غافل نہیں ہوتا ہے اور ہم میں سے کون ہے جس کے دل میں طرح طرح خیال نہیں آتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: بے شک یہ وہ نہیں ہے بلکہ اس سے مراد وقت ضائع کرنا ہے۔(5)

امام ابو یعلی، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، طبرانی نے الاوسط میں، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مذکورہ ارشاد باری تعالیٰ کے بارے پوچھا: تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مراد وہ لوگ ہیں جو نماز کو اپنے وقت سے مؤخر کر دیتے ہیں۔ حاکم اور بیہقی نے کہا ہے کہ موقوف روایت زیادہ صحیح ہے، یعنی اصح ہے۔(6)

امام ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ اکبر یہ آیت تمہارے لیے اس سے بہتر ہے کہ تم میں سے ہر آدمی کو ساری دنیا دے دی جائے۔ یہ وہ آدمی ہے کہ اگر وہ نماز پڑھے تو اسے اپنی نماز کی بہتری اور خیر کی فکر اور خواہش نہ ہو۔ اور اگر وہ نماز ترک کرے تو اسے اپنے رب کا خوف نہ ہو۔(7)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو اپنی نمازوں کو ان کے اوقات سے مؤخر کر دیتے ہیں۔(8)

1۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 463 (3707)، دارالکتب العلمیہ 2۔ شعب الایمان، جلد 5، صفحہ 340 (6853)، بیروت

3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 379، دار احیاء التراث العربی بیروت 4۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 381 5۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 378

6۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 380 7۔ ایضاً 8۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 379

marfat.com

Marfat.com

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ مراد وہ لوگ ہیں جو نمازوں کے اوقات ضائع کر دیتے ہیں۔

امام عبدالرزاق اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابوالعالیہ سے مذکورہ آیت کے بارے سوال کیا کہ وہ کیا ہے؟ تو حضرت ابوالعالیہ نے فرمایا: مراد وہ آدمی ہے جو یہ نہیں جانتا کہ کتنی رکعتیں گزر چکی ہیں دو یا تین (یعنی جفت یا طاق)۔ تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رک جاؤ۔ مراد وہ آدمی ہے جو نماز کے اوقات سے غافل ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ فوت ہو جاتی ہے۔ (1)

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ سَاهُوْنَ بمعنی لاھون ہے۔ یعنی غافل ہونے والا۔ (2)

امام ابن الانباری نے المصاحف میں بیہقی نے سنن میں اور خطیب رحمہم اللہ نے تالی التلخیص میں بیان کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس طرح قرأت کی ہے: الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ کہا ہے۔ اور ''فِيْ صَلَاتِهِمْ'' نہیں کہا۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ سے اسی آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ مراد وہ آدمی ہے جو نماز پڑھتا ہے اور اس طرح کرتا ہے یعنی اپنے دائیں بائیں متوجہ ہوتا ہے۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ وہ ریاکاری کے لیے نماز پڑھتے ہیں۔ حالانکہ نماز ان کا مقصود نہیں ہوتی۔ (3)

امام عبدالرزاق اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ وہ نماز کے بارے کوئی پرواہ نہیں کرتا کہ کیا اس نے پڑھی ہے یا نہیں (یعنی وہ نماز کے بارے فکر مند نہیں رہتا) (4)

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ کا مفہوم ہے: وہ اپنی نمازوں کے ساتھ ریاکاری کرتے ہیں۔ (5)

امام سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، نسائی، بزار، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، طبرانی نے الاوسط میں، ابن مردویہ اور بیہقی نے سنن میں کئی طرق سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ اقدس میں ماعون ان چیزوں کو شمار کرتے تھے ڈول، ہنڈیا، کلہاڑی اور وہ چیزیں جن سے مستغنی نہیں ہوا جا سکتا۔ (6)

1۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 464 (3713)، دارالکتب العلمیہ بیروت
2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 380، دار احیاء التراث العربی بیروت
3۔ ایضاً
4۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 463 (3708)
5۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 381
6۔ سنن ابوداؤد، جلد 1، صفحہ 234، نور اصح المطابع کراچی

marfat.com
Marfat.com

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے آپ نے فرمایا: ہم اصحاب محمد رسول اللہ ﷺ بیان کیا کرتے تھے کہ اَلْمَاعُوْنَ سے مراد ڈول، ہنڈیا، کلہاڑا اور دیگر ضروریات کی اشیاء ہیں۔(1)

امام فریابی اور بیہقی رحمہما اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ اَلْمَاعُوْنَ سے مراد کلہاڑی، ہنڈیا، ڈول اور اس طرح کی دیگر اشیاء ہیں۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔آپ نے فرمایا: مسلمان منافقین سے ڈول، ہنڈیا، کلہاڑی اور اس طرح کی اور چیزیں عاریۃً مانگتے تھے اور انہیں نہ دیتے تھے۔تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ۔(2)

امام ابونعیم، دیلمی اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مذکورہ آیت کے تحت فرمایا: اس سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کے ساتھ لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔مثلاً کلہاڑی، ہنڈیا، ڈول اور ان کے مشابہ اور چیزیں۔(3)

امام ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت قرۃ بن دعموص نمیری رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ وہ وفد بن کر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا آپ ہمیں کوئی وصیت فرمائیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم روزمرہ استعمال کی چیزیں نہ روکنا۔وفد نے عرض کی: اَلْمَاعُوْنَ (روزمرہ استعمال کی چیزیں) کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پتھر، لوہا اور پانی۔عرض کی: لوہے سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری تانبے کی دیگیں اور لوگوں کے لوہے سے مراد وہ اوزار ہیں جن کے ساتھ وہ پیشے کا کام کاج کرتے ہیں۔پھر وفد نے عرض کی: پتھر کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد پتھر کی بنی ہوئی تمہاری ہانڈی ہیں۔

امام الماوردی رحمہ اللہ نے حضرت حدث بن شریح رحمہ اللہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔وہ اس سے روزہ مرہ استعمال کی چیزیں نہیں روکتا۔لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ ماعون کیا ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا اطلاق پتھر، پانی اور لوہے پر ہے۔انہوں نے عرض کی کون سا لوہا مراد ہے؟ تو آپ نے فرمایا: تانبے کی دیگیں اور کلہاڑی کا وہ لوہا جس کے ساتھ تم پیشے کا عمل کرتے ہو۔لوگوں نے عرض کی: یہ پتھر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: مراد وہ ہنڈی ہے جو پتھر کی بنی ہوئی ہے۔

امام ابن قانع رحمہ اللہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے جب وہ اس سے ملے تو وہ اسے السلام علیکم کہے اور وہ اسے اس سے بہتر الفاظ کے ساتھ جواب لوٹائے (یعنی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ) اور وہ اس سے روزمرہ استعمال کی چیزیں (الماعون) نہ روکے۔

1۔مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 299 (11521)، دارالفکر بیروت　2۔سنن صغیر از بیہقی، جلد 2، صفحہ 310 (2117)، جامعہ دراسات اسلامیہ کراچی

3۔الفردوس بماثور الخطاب، جلد 4، صفحہ 407 (7182)، دارالکتب العلمیہ بیروت

marfat.com

Marfat.com

میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ ماعون کیا ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پتھر، لوہا، پانی اور ان کے مشابہ اشیاء۔

امام طبرانی اور ابن مردویہ نے ضعیف سند کے ساتھ حفصہ بنت سیرین سے روایت کیا ہے کہ ہمیں ام عطیہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم ارشاد فرمایا: کہ ہم روزمرہ استعمال کی چیزیں دینے سے انکار نہ کریں۔ میں نے عرض کی: ماعون کیا ہیں؟ تو انہوں نے کہا: اس سے مراد وہی چیزیں ہیں جو لوگ آپس میں ایک دوسرے کو دیتے رہتے ہیں۔(1)

امام ابن ابی شیبہ اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت سعید بن عیاض رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب سے یہ بیان کیا ہے کہ الْمَاعُوْنَ سے مراد کلہاڑی، ہنڈیا اور ڈول ہیں۔(2)

امام آدم، سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن منذر، طبرانی، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، بیہقی اور الضیاء رحمہم اللہ نے المختارہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ اس سے مراد گھر کا وہ سامان ہے جو عاریۃً دیا جاسکتا ہو۔(3)

امام فریابی رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بھی الْمَاعُوْنَ سے مراد عاریہ ہی ذکر کیا ہے۔

امام فریابی، ابن منذر اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے الْمَاعُوْنَ کے بارے پوچھا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا اس سے مراد عاریہ ہے۔ تو کہا گیا: کیا جو اپنے گھر کا سامان نہیں دیتا اس کے لیے ہلاکت ہے؟ فرمایا: نہیں۔ بلکہ جب کوئی تین چیزیں جمع کرلے، تو اس کے لیے ہلاکت ہے۔ جب وہ نماز سے غافل ہو، ریاکاری کرے اور روزمرہ استعمال کی چیز (مانگنے پر بھی) نہ دے۔

امام فریابی، سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، حاکم اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ الْمَاعُوْنَ سے مراد زکوٰۃ مفروضہ ہے یعنی وہ اپنی نماز کے ساتھ ریاکاری کرتے ہیں اور اپنی زکوٰۃ نہیں دیتے۔(4)

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ منافقین ہیں، نماز ظاہر عمل ہے پس وہ اسے پڑھ لیتے۔ اور زکوٰۃ خفیہ عمل ہے پس وہ اسے روک لیتے تھے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ الْمَاعُوْنَ سے مراد زکوٰۃ ہے۔(5)

امام عبدالرزاق، فریابی، سعید بن منصور، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابوالمغیرہ رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس (الْمَاعُوْنَ) سے مراد وہ مال ہے جس کا حق ادا نہ کیا جائے۔ میں نے ان

1۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 300 (11522)، دارالفکر بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 387، داراحیاء التراث العربی بیروت 3۔ ایضاً

4۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 585 (3977)، دارالکتب العلمیہ بیروت

5۔ سنن کبریٰ از بیہقی، جلد 4، صفحہ 184، دارالفکر بیروت

marfat.com

Marfat.com

سے کہا: بے شک حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا ہے: اس سے مراد وہ چیزیں ہیں جو لوگ بطور نیکی آپس میں ایک دوسرے کو دیتے رہتے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: جو میں تجھے کہہ رہا ہوں اس سے مراد وہی ہے۔(1)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ رأس الماعون مال کی زکوٰۃ ہے اور اس کے ادنی درجے میں چھلنی، ڈول اور سوئی وغیرہ ہیں۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ لغت قریش کے مطابق الْمَاعُوْنَ سے مراد مال ہے۔(2)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابن الحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بیان کیا ہے کہ ان دونوں نے کہا: الْمَاعُوْنَ سے مراد زکوٰۃ ہے۔(3)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے محمد بن کعب سے یہ قول نقل کیا ہے کہ الْمَاعُوْنَ سے مراد المعروف (نیکی) ہے۔(4)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے العوفی کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ الْمَاعُوْنَ کے مفہوم کے بارے لوگوں کے مابین اختلاف ہے۔ بعض نے کہا ہے: وہ زکوٰۃ نہیں دیتے۔ بعض نے یہ قول کیا ہے کہ وہ طاعت سے انکار کرتے ہیں۔ اور بعض نے یہ خیال کیا ہے کہ وہ عاریۃ کوئی شے نہیں دیتے۔

امام ابن ابی شیبہ، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ آپ نے وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ کے تحت یہ قول فرمایا ہے کہ انہوں نے اس کے بعد اس طرح نہیں کیا۔(5)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 383، دار احیاء التراث العربی بیروت　2۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 389

3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 421 (10634)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

4۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 389　5۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 388

marfat.com

Marfat.com